اجتماعی نیکی کے اثر کو قوی بناتی ہے، جس سے ملک معزز اور حکمرانی کے قابل ہوتا ہے، جس کی وجہ سے دشمن سرنگوں ہوتے ہیں، جو غیر قوموں کے غرور کو توڑ ڈالتی ہے، جو دشمن کو محکوم بنانے کا آلہ ہے، جو بڑائی اور بزرگی کا سرچشمہ ہے، جو سچا تاج و تخت ہے...... وہ شے فی الحقیقت ''شرافت'' ہے نہ کہ وضعداری۔ نیک چلنی ہی زندگی کا فخر و تاج ہے۔ انسان کی مقبوضہ چیزوں میں یہ سب سے اعلیٰ رتبہ رکھتی ہے، یہی چیز دلوں پر حکمرانی کرتی ہے۔

اے قوم! تم نے تاریخ انسانی کا سب سے تاریک دور دیکھا ہے۔ دنیا میں ظالم اور مظلوم کی داستان بہت پرانی ہے۔ انسانیت کے خرمن پر کئی بجلیاں گری ہیں۔ لیکن میرے ہم وطنوں نے آگ اور خون کا جو کھیل ہمارے وطن کے اندر پاکستان بننے کے بعد دیکھا ہے کسی اور نے نہیں دیکھا ہوگا۔ میں تلخ حقائق پر تصورات کے حسین پردے نہیں ڈال سکتی......

بلوچستان سے لے کر سوات کے آخری کونے تک ہمارے شہر برباد کیے گئے، بستیاں تباہ کی گئیں، گھر جلائے گئے، اسلام آباد میں جامعہ حفصہ کی معصوم بچیوں کو بارود سے اڑا دیا گیا، ہزاروں عورتیں چھینی گئیں۔ وہ زمین جس کو مسٹر جناحؒ نے بڑی امید سے بنایا تھا ہماری بے گور و کفن لاشیں دیکھ رہی ہے۔ وہ آسمان جس نے غازی محمد بن قاسمؒ کی غیرت کے سامنے راجہ داہر کو سرنگوں دیکھا تھا، جس نے محمود غزنویؒ اور غوریؒ کا جاہ و جلال دیکھا تھا ہماری ذلت و رسوائی اور بے بسی کا تماشا کر رہا ہے...... لیکن کیا یہ سب بلا وجہ تھا؟ کیا یہ اتفاقی حادثہ تھا؟

اے قوم! تیرے فرزند اپیلیں کر رہے تھے، کشمیر کے مسلمانوں کی آزادی پر ڈاکہ ڈالا جا رہا تھا...... امن عالم کے اجارہ دار خاموشی سے دیکھ رہے تھے؛ بالآخر تیرے دیوانوں کو ہوش آیا۔ مظلومیت، بے بسی اور مجبوری کی انتہا دیکھنے کے بعد تیری ڈوبتی نبضوں میں زندگی کا خون دوڑنے لگا...... تیرے شاہین صفت جوانوں نے تیری پکار سنی، تحریک آزادی کشمیر کے قائد تیری بیٹیوں کی آنکھوں میں بے بسی کے آنسوؤں کی تاب نہ لا سکے۔ سومنات کے پجاریوں نے تیرے فرزندوں میں پھر ایک بار غزنویؒ کی روح بیدار کی۔ کشمیر کی وادیوں میں تیرے شیروں کی گرج گونجنے لگی۔ اب ہم اس مقام پر کھڑے ہیں جہاں سے پیچھے ہٹنا تباہ کن ہوگا۔ ہم محاصرے میں ہیں اور اگر دشمن کو کشمیر پر قبضے کی اجازت دی گئی تو یہ گھیرا بہت تنگ ہو جائے گا۔ جو قوم صرف دفاع کرتی ہے اور آگے بڑھ کر دشمن کے جارحانہ اقدام کو نہیں روکتی' ہمیشہ نقصان اٹھاتی ہے۔ جنگ میں دشمن کے ہر ضرب کے جواب میں ضرب لگائی جاتی ہے۔

ہم اپنی ماتم کناں زمیں کو سہاگنوں کا سنگھار دیں گے — ہم اپنی دھرتی کی مسکراہٹ پر خوشیوں کو وار دیں گے
ہم اپنی نسلوں کو خون دے کر بہار جیسا نکھار دیں گے — یہ سرفروش اب کفر کے گھیرے میں رہ کے حق کی پکار دیں گے